سوال

(588) داڑھی کو کالے رنگ سے رنگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو داڑھی کو شدید کالے رنگ سے رنگ لیتا ہے ؟ کیا ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا یا نہیں ؟ داڑھی منڈوانے اور اسے کالا کرنے میں کیا فرق ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی اور وسمہ سے رنگنا تو جائز ہے لیکن کالے رنگ سے رنگنا جائز نہیں ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا توان کا سر ثغامہ بوٹی کے پھولوں کی طرح سفید تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ" (صحیح مسلم اللباس ، باب استحباب خضاب الشیب بصفقة ۔ ۔ الخ، ح 2102 ومسند احمد : 3-338 وسنن ابن ماجہ ، اللباس ، باب الخضاب بالسواد، ح 3624 واللفظ لہ)

''انہیں ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ جو ان بالوں کو کسی چیز سے رنگ دے لیکن کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔''

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ فرمایا :

"لَوْ أَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ، لَأَتَيْنَاهُ (مسند احمد 160-3)

''اگر تم اس بزرگ کو اس کے گھر ہی میں رہنے دیتے تو ہم خود اس کے پاس جاتے ۔''

آپ نے یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کے لیے فرمائی ۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے توان کی داڑھی اور سر ثغامہ بوٹی کے پھولوں کی طرح سفید تھے ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

فَلْيُغَيِّرْهُمَا، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ" (مسند احمد 160-3)

''ان بالوں کے رنگ کو تبدیل کردو مگر کالے رنگ سے اجتناب کرنا۔''

«اِنَّ أَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ» (سنن ابی داود، الترجل، باب فی الخضاب، ح 4205 وجامع الترمذی، ح 1753 وسنن النسائی، ح 5081 وسنن ابن ماجه، ح 3622 وسند احمد 5-148، 150 واللفظ للنسائی وابن ماجه)

''سب سے احسن چیز جس سے تم سفید بالوں کو رنگتے ہو، وہ منہدی اور وسمہ ہے۔''

جہاں تک داڑھی کے منڈوانے اور اسے سیاہ خضاب سے رنگنے کا حکم ہے تو یہ دونوں باتیں ہی ممنوع ہیں، تاہم سیاہ خضاب کی نسبت داڑھی منڈوانے کی ممانعت زیادہ شدید ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص444

محدث فتویٰ